Ready to Print

www.mirfatehalishah.com

Written By **Mir Fateh Ali Shah**
Translation By **None**
Language **Urdu**
Catagory **Holy Quran**

شب معراج اور سائنس

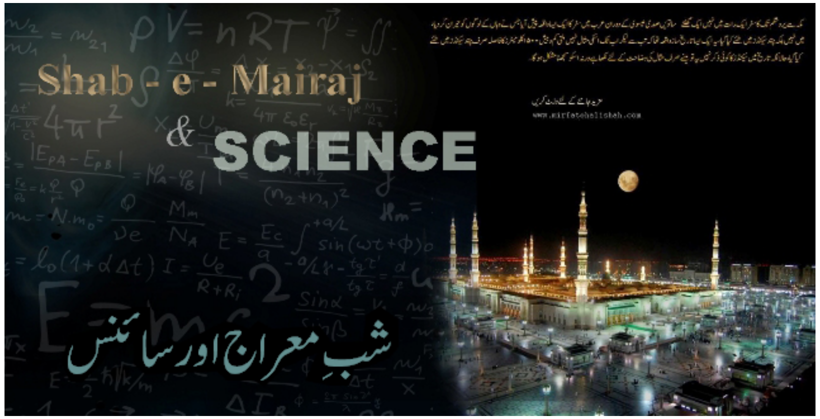

آج کل ایک جگہ سے دوسری جگہ پر جانے کے لئے موٹر کار موٹر سائیکل جہاز وغیرہ کو بروئے کار لایا جاتا ہے مگر ایک وقت ایسا بھی تھا جب یہ تمام چیزیں ابھی تک کسی کے خواب وخیال میں نہ تھیں، اس وقت لوگ گدھا گاڑیوں اور بیل گاڑیوں کو اپنی سواری کے لئے استعمال میں لاتے اور سفر کرتے تھے اسکے علاوہ گھوڑا، اونٹھ اور ہاتھی بھی سواری کے لئے استعمال ہوتے رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے ہر جانور کی رفتار ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اس لئے آپ جس سواری کے ذریعے سفر کر رہے ہیں اس کی رفتار کے مطابق ہی اندازا ہوتا تھا کہ آپ مطلوبہ جگہ پر کتنی دیر میں پہنچیں گے۔

ساتویں صدی عیسوی کے دوران عرب میں سفر کا ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے وہاں کے لوگوں کو حیران کر دیا، مکہ سے یروشلم تک کا سفر ایک رات میں نہیں ایک گھنٹے میں نہیں بلکہ چند سیکنڈز میں طئے کیا گیا، یہ ایک ایسا تاریخ ساز واقعہ تھا کہ تب سے لیکر اب تک اسکی مثال نہیں ملتی کم و بیش ۱۵۰۰ کلومیٹرز کا فاصلہ صرف چند سیکنڈز میں طئے کیا گیا، حالانکہ تاریخ میں سیکنڈز کا کوئی ذکر نہیں یہ تو مینے صرف مثال کی وضاحت کے لئے لکھا ہے ورنہ اسکو سمجھنا مشکل ہو گا۔

$$Speed = \left\{ \frac{Distance}{Time} \right\}$$

فزکس کے اس فارملا کے ذریعے معلوم ہوتا ہے اگر ۱۵۰۰ کلومیٹرز ۲ سیکنڈز میں طئے کئے گئے تھے تو یہ ۲۷۰۰۰۰۰ (ستائیس لاکھ) کلومیٹرز فی گھنٹہ رفتار بنتی ہے، اور اگر یہ فاصلہ ایک سیکنڈ میں طئے ہوا تھا تو یہ رفتار دگنی ہو کر ۵۴ لاکھ کلومیٹرز فی گھنٹہ بنتی ہے، اور اس رفتار سے ہوا میں ایسے سفر کرنا جب آپکے سامنے کوئی اوٹ بھی نہ ہو بلکل ہی نا ممکن ہے۔ اسکے علاوہ یہ سفر صرف اس لئے ہی حیران کن نہیں کہ اتنی تیز رفتاری سے اس دور میں سفر کیا گیا جب کسی جدید ٹیکنالوجی کا وجود بھی نہیں تھا بلکہ اصل حیرانگی کی وجہ اس سفر کا کا دوسرا حصہ ہے جو اس دور کی مشہور دریافت (E=mc2) کو بھی پیچھے چھوڑ چکا ہے

اسی سفر کا ذکر قرآن پاک میں ان الفاظوں سے آیا ہے

PDFmyURL easily turns web pages and even entire websites into PDF!

پاک ہے وہ (ذات) جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام (یہ مکہ میں واقع ہے) سے مسجد اقصیٰ (یہ یروشلم میں واقع ہے) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں لے گیا تاکہ ہم اسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔

قرآن ۱:۱۷

یہ اس سفر کا پہلا حصہ تھا جس میں حضرت محمد ﷺ مکہ سے یروشلم پہنچے آپ ﷺ نے وہاں تمام انبیا کرام کو نماز ادا کرائی، چونکہ قصہ معراج تو آپ سب نے سنا ہو گا اس لئے بجائے اس کے کہ ہم تفصیلاً اس پر گفتگو کریں بہتر ہو گا کہ ہم اس سفر کی کچھ خاص باتوں پر گفتگو کریں تاکہ اسکی حقیقت روشناس ہو سکے،

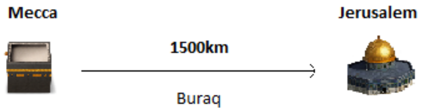

مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرانے کے بعد آپ ﷺ حضرت جبرئیل کے ہمراہ آسمانوں کی سیر کے لئے روانہ ہوئے وہاں مختلف آسمانوں پر انبیا کرام سے ملاقات ہوئی جسکی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے

پہلے آسمان پر (حضرت آدمؑ) سے ملاقات ہوئی

دوسرے آسمان پر (حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ) سے ملاقات ہوئی

تیسرے آسمان پر (حضرت یوسفؑ) سے ملاقات ہوئی

چوتھے آسمان پر (حضرت ادریسؑ) سے ملاقات ہوئی

پانچویں آسمان پر (حضرت ہارونؑ) سے ملاقات ہوئی

چھٹے آسمان پر (حضرت موسیٰؑ) سے ملاقات ہوئی

ساتویں آسمان پر (حضرت ابراہیمؑ) سے ملاقات ہوئی

اب ہم اس سفر کے دوسرے حصے کو سمجھنے کی کوشش کریں گے جو کہ مسجد اقصیٰ سے شروع ہو کر آسمانوں سے ہوتا ہوا واپس اس دنیا میں ختم ہوتا ہے، اور اس سفر کو سمجھنے کے لئے ہم نوری سال کا حساب مدِ نظر رکھیں گے۔

نوری سال کی تشریح

ایک دن مین ۸۶۴۰۰ سیکنڈز ہوتے ہیں اور ایک سال (365 دن) میں ۳۱۵۳۶۰۰۰ (۳ کروڑ ۱۵ لاکھ ۳۶ ہزار) سیکنڈز ہوتے ہیں اگر ۳ کروڑ ۱۵ لاکھ ۳۶ ہزار کو ۳ لاکھ سے ضرب دیں گے (سورج کی روشنی ایک سیکنڈ میں ۳ لاکھ کلومیٹرز کا فاصلہ طے کرتی ہے) تو ایک نوری سال بنے گا جو کہ ۹۴۶۰۸۰۰۰۰۰۰۰۰ (۹۴ کھرب ۶۰ ارب ۸۰ کروڑ) کلومیٹرز بنتے ہیں۔

ایک زمینی سال (تقریباً ۳۶۵ دن کا ہوتا ہے)

ایک نوری سال (۹۴ کھرب ۶۰ ارب ۸۰ کروڑ کلومیٹرز کا ہوتا ہے)

PDFmyURL easily turns web pages and even entire websites into PDF!

اب ہم اسی سفر کی ایک خیالی تصویر بنا رہے ہیں تا کہ فاصلے کا تھوڑا بہت احساس ہو سکے، اور ساتھ میں یہ بات بھی ذہن نشین ہو کہ ہم زمین و آسمان کے درمیان کا فاصلہ نہیں جانتے ممکن ہے کہ کسی حدیثِ پاک میں یہ فاصلہ بتایا گیا ہو مگر اس وقت میرے ذہن میں نہیں آرہا اس لئے ہم فرض کرتے ہیں کہ زمین و آسمان اور ہر آسمان کے درمیان ۱۰۰ نوری سال کا فاصلہ ہے (یہاں پر نور سے مراد سورج کی روشنی ہے) تب اس دنیا سے سدرہ المنتہٰی تک صرف جانے کا فاصلہ ۸۰۰ نوری سال بنے گا

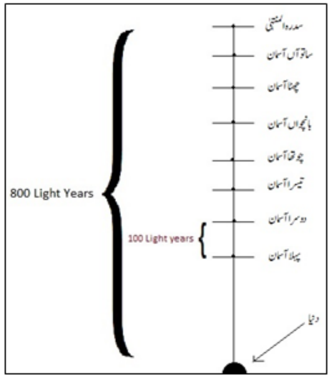

لیکن چونکہ آپ ﷺ صرف یہ نہیں کہ سدرہ المنتہٰی تک پہنچے تھے بلکہ آپ ﷺ کو جنت اور جہنم کے مشاہدے بھی کرائے گئے، اور ہر آسمان پر کسی نہ کسی پیغمبر سے ملاقات بھی ہوئی اس میں جو وقت صرف ہوا ہم اس وقت کو چھوڑ کر صرف آنے اور جانے کا فاصلہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ رفتار کا اندازا ہو سکے، اور یاد رہے کہ ہم نے ہر دو آسمانوں کے بیچ کا فاصلہ ۱۰۰ نوری سال فرض کیا تھا لحاظا حضرت موسیٰؑ کے اسرار پر آپ ﷺ بار بار واپس سدرہ المنتہٰی پر گئے وہ فاصلہ بھی گنا جائے گا جو کہ ۳۶۰۰ نوری سال بنتا ہے، اب ہم ایک اور خیالی تصویر بناتے ہیں جس میں یہ تمام فاصلہ موجود ہو۔

دوسری تصویر میں ہم نے اس دنیا سے پانچویں آسمان تک کا فاصلہ ۶۰۰ نوری سال فرض کیا ہے جو کہ جانے اور پھر واپس آنے پر ۱۲۰۰ نوری سال بنے گا، اور آپ ﷺ چھٹے آسمان سے سدرہ المنتہٰی تک سفر کرنے کے بعد جب واپس چھٹے آسمان پر تشریف لائے تو وہاں آپ ﷺ کی دوبارہ حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی حضرت موسیٰؑ کے اسرار پر آپ ﷺ ۵۰ نمازوں میں کمی کے لئے پھر اوپر روانہ ہوئے، اب آپ دوسری تصویر میں دیکھیں تو پہلی سرخ لکیر جسکے نیچے ۵۰ لکھا ہے یہ حضور پاک ﷺ کی دوبارہ واپس جانے کو ظاہر کرتا ہے اور پھر اسکے برابر والی سرخ لکیر جس پر تیر کا نشان نیچے کی طرف ہے یہ چھٹے آسمان کی طرف واپسی کی علامت ہے اسی طرح سے پھر برابر والی لکیر پر ۴۵ کا نمبر لکھا ہے یہ ۴۵ نمازوں میں کمی کے لئے پھر واپسی کے سفر کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح سے ۴۰،۳۵،۳۰ اور پھر آخر میں ۵ کا نمبر آخری پانچ نمازوں کو ظاہر کرتا ہے جو اب ہم پر فرض ہیں۔ اس طرح سے ۹ بار جانا اور ۹ بار واپس آنا ۱۸ چکر بنتے ہیں اور ۱۰۰ نوری سال کے حساب سے یہ ۳۶۰۰ نوری سال بنے۔ اب ۳۶۰۰ نوری سال اور باقی کا سفر ۱۶۰۰ نوری سال (جو کہ دنیا سے سدرہ المنتہٰی تک ہے، دیکھئے تصویر ۱) ۵۲۰۰ نوری سال بنتے ہیں۔

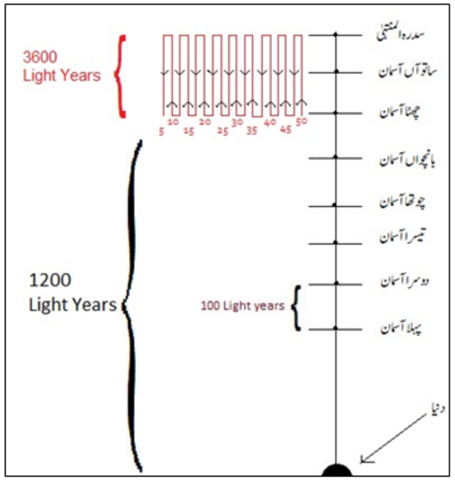

اس کھوج سے ہم نے جو فرضی فاصلہ دریافت کیا ہے وہ (4.919616e+16 km) بنتا ہے, اتنے کلومیٹرز ۲ یا ۳ سیکنڈز کی اسپیڈ سے سفر کرنا کسی انسان کے بس کی بات ہی نہیں، یقیناً یہ تو لا آف نیچر کو ہی تبدیل کرنے والا معاملہ ہو گیا اور لا آف نیچر کو سوائے خدا کے کوئی بھی نا تو شکست دے سکتا ہے اور نا ہی تبدیل کر سکتا، اسی لئے اس سفر کو اسلام میں معجزہ کے طور پر یاد رکھا جاتا ہے یہ ایک ایسا معجزانہ سفر تھا جو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو ہی نصیب کیا۔ جب یہ واقع پیش آیا تو کفارِ مکہ نے صرف اس لئے انکار کیا کوئی بھی انسان ایک رات میں مکہ سے یروشلم تک سفر نہیں کر سکتا باقی کا سفر تو انکی سوچ سے ہی بالاتر تھا، لیکن اگر ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی نشانیوں کو سمجھنے کی کوشش کریں تو ممکن ہے کہ آہستہ آہستہ ہماری توفیق کے مطابق حقائق سمجھ میں آنے لگیں گے، لیکن اگر نا بھی ہو تب بھی ہماری ذہنی وسعت اس قدر بڑھ چکی ہو گی کہ دنیا

PDFmyURL easily turns web pages and even entire websites into PDF!
PDFmyURL

معاملات سمجھنا اور حل کرنا بائیں ہاتھ کا کھیل بن جائے گا۔

جب مینے یہ مضمون لکھنا شروع کیا تو اس وقت میں صرف یہ جاننا چاہ رہا تھا کہ آیا واقعہِ معراج میں جس رفتار کا استعمال ہوا ہے کیا وہ (E=mc2) پر پوری اترتی ہے؟، ذہن میں یہ بات تھی کہ اگر پوری اترتی ہے پھر تو یہ ایک حیران کن بات ہوگی کیونکہ اس فارملا میں جو رفتار مطلوب ہے اگر اس رفتار سے سفر کیا جائے تو انسان انرجی میں منتقل ہوجائے گا مطلب کہ ختم ہوجائے گا، لیکن جب نتیجہ سامنے آیا تو میری عقل ہی دنگ رہ گئی مجھے تو وہ نمبر پڑھنے میں ہی نہیں آرہے تھے کہ آیا اسکو کیسے پڑھا جائے کہ 4.919616e+16 km کا فاصلہ صرف ۲ سے ۳ سیکنڈز میں طے کیا گیا

مطلوبہ رفتار	حاصل رفتار
300000 km / sec	1.639872e+16 km / sec
	اگر ہم اس کو بھی 100 سے تقسیم کریں تب بھی یہ بہت ہی تیز رفتار ہے جو کہ مطلوبہ رفتار سے کئی گنا زیادہ ہے
	16398720000000 km/ sec

حاصل رفتار کو ۱۰۰ سے تقسیم کرنے کے بعد جو نتیجہ سامنے آیا 16398720000000 کلومیٹر فی سیکنڈ، اگر ہم اسکی پرسنٹیج نکالیں تو وہ مطلوبہ رفتار سے 5466240000 پرسینٹ زیادہ ہے۔ یقیناً اب آپکو اندازا ہوا ہے کہ شبِ معراج کو کتنا بڑا معجزہ ہوا تھا، حالانکہ اب تک تو ہم صرف اسکی رفتار پر بات کر رہے تھے جبکہ اس معجزے کا ہر پہلو خود ہی ایک معجزہ ہے انشاللہ آہستہ آہستہ دوسرے پہلوؤں پر بھی بات ہوتی رہے گی۔ جزاک اللہ

Article Link http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2128
Join us on facebook https://www.facebook.com/mirfatehalishah
www.mirfatehalishah.com

PDFmyURL easily turns web pages and even entire websites into PDF!